QUARTERLY, PEER REVIEWED
al-amir
ISSN(P): 2790-931X ISSN(E): 2790-9328
E-Mail: editor.alamir@gmail.com
الأمیر

صحاح ستہ میں وارد نعتیہ شاعری کا تحقیقی مطالعہ

The Research study of praising verses of Prophet Muhammad ﷺ in Siha-e-Sittah

Dr. Muhammad Saeed-Ur-Rehman
Assistant Prof. Visiting, WEC /University of Wah, Member shineeks Editorial Board USA. Email: msaeed.urrehman@yahoo.com
Muhammad Bilal
M.Phill Islamic Studies (Islamic Thought and Culture) IRC, Bahauddin Zakariya University Multan/ Caretaker, Emerson University Multan.
Email: bilalzaheer95@gmail.com

"Naat" is a part of poetry which refer to praising and admiration of Prophet Muhammad ﷺ the present study describes those Poetic verses which are in the six authentic books of Hadith. These Naat's were written by Hassān Bin Thābit, Abdullah bin Rawaha, Abdu Talib, Girls of Banu Najar and different sahabah رضوان اللہ علیھم اجمعین.

Keywords: Naat, Praising, Admiration, Hassān Bin Thābit, Poets.

DOAJ OPEN GLOBAL TRUSTED
Academic Resource Index ResearchBib
Journament
CiteFactor Academic Scientific Journals
اشاریہ اردو جرائد
Eoi Electronic Object Identifier
I2OR
Cosmos

تعارف:

نعت کا معنی تعریف بیان کرنا اور اوصاف بیان کرنا ہے۔ رسول اللہ ﷺ کے اوصاف کو نظم میں بیان کرنا نعت ہے۔ قرآن حکیم رسول اللہ ﷺ کے اوصاف وخصائل کا بیان فرماتا ہے۔ عہد نبوی ﷺ میں مختلف شعراء نے رسول اقدس کی توصیف کی ہے۔ ان شعراء میں حسان بن ثابت، لبید بن ربیعہ، عبد اللہ بن رواحہ، کعب بن زہیر وغیرہ شامل ہیں۔ صحاح ستہ میں نعتیہ اشعار احادیث میں وارد ہوئے ہیں۔ نیز ہر حدیث کا مضمون جو کہ اشعار سے متصل ہے قابل ذکر اور حکمت پر مشتمل ہے۔ رسول اقدس ﷺ سے متعلق نعتیہ شاعری تاریخ کا اہم ترین حصہ ہے، نیز اس سے رسول اللہ ﷺ کے اخلاق کریمانہ، اعلیٰ اقدار اور دعوتی مقاصد کا ادراک حاصل ہوتا ہے۔ نعت کے ذریعے سیرت النبی ﷺ کے مختلف گوشوں سے روشنائی حاصل ہوتی ہے۔

محبوب کی صفات کا ذکر:

محبوب کی صفات کا ذکر کرنا اس سے محبت کی دلیل ہے۔ یہ تمام باتیں نعتیہ شاعری میں عیاں نظر آتی ہے، جیسے ابو طالب ک مندرجہ بالا شعر میں رسول اللہ ﷺ کے چہرہ مبارک کا ذکر ہے:

وابیض یستسقی الغمام بوجہہ
ثمال الیتامی عصمة للارامل۔[1]

آپ کے گورے (2) چہرے سے بارش طلب کی جاتی ہے آپ یتیموں کے سہارا اور بیواؤں کے سرپرست ہیں۔

مندرجہ بالا شعر میں محبوب ﷺ کی مندرجہ ذیل صفات کا ذکر ہے:

- آپ کے سفید (گورے) چہرے کا ذکر ہے
- آپ دعا فرماتے اور بارش شروع ہو جاتی تھی یہ آپ کا معجزہ ہے۔
- آپ یتیموں کے لئے سہارا ہیں۔
- آپ بیواؤں کے سرپرست ہیں۔

عظمت نسب وافتخار:

رسول اقدس ﷺ نے خاص مواقع پر اپنی مدح خود بیان فرمائی ہے۔ جیسے صحیح البخاری میں حضرت براء بن عازب سے روایت ہے کہ رسول اقدس ﷺ نے دشمن کے سامنے اپنے نسب اور نبی ہونے کا ذکر تطمیہ انداز میں فرمایا اور یہ شعر پڑھا:

أنا النبی لا كذب
أنا ابن عبدالمطلب۔[3]

---

[1] ۔ البخاری، محمد بن اسماعیل، صحیح البخاری، کتاب الاستقساء، باب سوال الناس الامام الاستقساء اذا قحطوا، رقم الحدیث:۱۰۰۸،۱۰۰۹
Muḥammad bin ismā‘īl bukhārī, ṣaḥīḥ bukhārī, kitāb al-istasqā’, bāb swāl al-imām al-istasqā’ idhā qḥṭawā, raqam al-hadīth: 1008,1009

[2] ۔ شیخ عبدالحق محدث دہلوی (م۱۰۳۷ھ) نے چہرہ مبارک کے فضائل وعظمت پر مختلف روایات کا ذکر کیا ہے۔ صحیح البخاری میں کعب بن مالک سے روایت ہے: "كان رسول الله ﷺ فخما مفخما يتلالا وجهه وتلالؤا القمر ليلة البدر"۔ (ترجمہ) نبی اقدس ﷺ کا چہرہ مبارک گویا کہ چودھویں رات کے چاند کی طرح روشن اور تاباں تھا۔ کسی شاعر نے خوب کہا ہے: تاشب نیست روز ہستی زاد۔۔۔ آفتابے چوں تو ندارد یاد (ترجمہ) کسی رات کے بعد ایسا طلوع نہ ہوا جیسا کہ آپ کا چہرہ روشن وتاباں تھا۔ (دہلوی، عبدالحق محدث، مدارج النبوت، مطبوع مدینہ پبلشنگ کمپنی کراچی، جلد اول، ص ۱۱)
Abdul ḥaq dehalwī, madārij al-nabōwat (Karāchī: maṭbō‘ madīnah publishing company), 11/1

[3] ۔ البخاری، محمد بن اسماعیل، صحیح البخاری، کتاب الجہاد والسیئر، باب من قاد دابۃ غیرہ فی الحرب، مکتبہ دارالسلام ریاض، سعودی عرب، رقم الحدیث:۲۸۶۴۔ * اس شعر کا ذکر ابن قتیبہ الدینوری (م۲۷۳ھ)، الحسن بن بشر الآمدی (م۳۷۰ھ)، المرزبانی (م۳۸۴ھ) اور ابوالفرج الاصفہانی (م۳۵۴ھ) نے نہیں کیا ہے۔ ابن عبد ربہ نے "العقد الفرید" ج ۵ صفحہ ۲۸۲ میں ذکر کیا ہے۔ یہ شعر ہے یا نہیں؟ اس پر علامہ ابن حجر العسقلانی نے تحقیق کی ہے۔ وہ لکھتے ہیں کہ اس کو کسی اور نے نظم کیا، اصل میں عبارت یوں تھی: "انت النبی لا کذب۔۔۔ انت ابن عبدالمطلب" انت کی جگہ پر انا لایا گیا ہے یہ رجز ہے۔ یہ شعر نہیں ہو سکتا یہاں تک کہ قطعہ مکمل ہو اس کو شعر نہیں کہا جا سکتا ہے۔ یہ موزون نہیں ہے یہاں شعر کا قصد نہیں کیا گیا۔ نیز عبدالمطلب کی طرف نسبت ان کی سیرت کی وجہ سے دی گئی ہے ان کے طویل العمر ہونے کی وجہ سے کیوں حضرت عبد اللہ شہاب میں وصال کر گئے تھے۔ "انا النبی" سے واضح ہے کہ نبی ہوتا ہی وہ ہے جو کہ سچا ہو۔ (ابن حجر العسقلانی، فتح الباری شرح صحیح البخاری، مطبوع مکتبہ دارالفیحاء، دمشق، جلد ۸، ص ۴۰)

(ترجمہ) میں نبی ہوں یہ جھوٹ نہیں ہے میں عبد المطلب کی اولاد سے ہوں۔

مذکورہ بالا شعر نبی اقدس ﷺ کی نبوت ورسالت اور عظمت نسب پر سراپہ افتخار ہے۔

بیعت اسلام وجہاد:

بیعت عزم وارادہ اور وعدہ پیہم کا دوسرا نام ہے۔ صحابہ کرام علیہم الرضوان نے رسول اقدس ﷺ کے ساتھ وفاداری نبھانے کا عزم بیعت کی صورت میں کیا۔ صحیح بخاری کی روایت میں ہے کہ غزوہ خندق کے موقع پر صحابہ کرام علیہم الرضوان یہ شعر پڑھ رہے تھے:

نحن الذین بایعوا محمدا

علی الاسلام ([4]) مابقینا ابدا ۔ [5]

(ترجمہ) ہم نے محمد ﷺ سے اسلام پر ہمیشہ باقی رہنے کی بیعت کی ہے۔

جن حضرات نے حضور ﷺ سے بیعت لی وہ تمام سعادت مند نفوس قدسیہ تھے، اس شعر میں رسول اقدس ﷺ کے ذاتی نام "محمد" کا ذکر ہے جو کہ اپنے اندر معارف وبرکات کے خزائن سمیٹے ہوئے ہیں۔

عزت رسول ﷺ

صحابہ کرام علیہم الرضوان رسول اللہ ﷺ کی عزت وناموس کا دفاع کرنے والے تھے۔ رسول اللہ ﷺ کی توقیر وعظمت پر اپنی جان دینے سے بھی گریز نہیں کرتے تھے۔ حضرت حسان بن ثابت کا شعر جامع صحیح مسلم میں عزت رسول کی غمازی کر رہا ہے۔

فان ابی ووالدہ وعرضی

لعرض محمد منکم وقاء۔ [6]

بے شک میرا باپ اور میرے والد کے والد اور میری عزت (سیدنا) محمد ﷺ کیلئے ڈھال بنی رہے گی۔

Muḥammad bin ismāʻīl bukhārī, ṣaḥīḥ bukhārī, kitāb al-jihād wa al-sayī'r, bāb man qād dābah ghayrō fī al-ḥarab (Saudī aʻrab: maktabah dar al-islām), raqam al-ḥadīth:2864

[4] ۔ صحیح البخاری، رقم الحدیث:۲۸۳۴ میں "علی الاسلام" کی جگہ پر "علی الجہاد" کے الفاظ ذکر ہیں۔

[5] ۔ صحیح البخاری، رقم الحدیث:۲۸۳۴۔ صحیح المسلم: رقم الحدیث:۱۸۰۵، ۴۵۶۵، سنن ترمذی، رقم الحدیث:۳۸۵۷

ṣaḥīḥ al-bukhārī: 2834

[6] ۔ البخاری، محمد بن اسماعیل، صحیح البخاری، کتاب المغازی، باب الافک، رقم الحدیث:۴۱۴۱ ۔

Muḥammad bin ismāʻīl bukhārī, ṣaḥīḥ al-bukhārī, kitāb al-maghāzī, bāb al-ufak, raqam al-ḥadīth:3857

* دیوان حسان بن ثابت پر تحقیق:

- دیوان حسان بن ثابت کو English میں H.Hirschfeld نے لندن میں ۱۹۱۰ء میں Edit کیا۔
- Jenniber Hill Boutz نے 2009ء میں پی ایچ ڈی (عربی) کے مقالہ لکھا جس کا عنوان یہ تھا "Hassan Ibn Tabit: A True Mukhadram: A Study of the Ghassarid Odes of Hassan Ibn Thabit" مذکورہ بالا مقالہ جارج ٹاؤن یونیورسٹی واشنگٹن امریکہ سے شائع ہوا ہے۔
- دیوان حسان بن ثابت کی عربی شرح علامہ عبد الرحمن برقوقی نے کی ہے۔
- ضیائے تحقیق (۲۰۱۴ء) فیصل آباد سے عمرانہ شہزادی نے "شخصیۃ الرسول فی شعر حسان بن ثابت" اور الایام (۲۰۱۴ء) کراچی سے محمد اویس سروس نے "حضرت حسان بن ثابت کی شاعری کے اخلاقی پہلو" کے عنوان سے مقالہ لکھا ہے۔

مندرجہ بالا شعر حدیث رسول "لایؤمن احدکم حتی اکون احب الیہ من والدہ وولدہ والناس اجمعین" (تم میں کوئی مومن نہیں ہو سکتا جب تک کہ وہ آپ سے اپنے والدین، اولاد بلکہ تمام انسانیت سے بڑھ کر محبت نہ کرلے)۔

عبادت نبوی ﷺ:

رسول اقدس ﷺ کی عبادت اہمیت کی حامل ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: "واعبد ربک حتی یاتیک الیقین" (اور اپنے رب کی عبادت کریں تاآنکہ آپ کو اس کا یقین کامل حاصل ہو جائے)۔[7]

آپ رات کو عبادت فرماتے یہاں تک آپ کے پاؤں میں ورم آجاتا۔ صحیح بخاری کی ایک روایت میں عبداللہ بن رواحہ رسول اقدس ﷺ کی تلاوت قرآن، ادائیگی تہجد وقیام اللیل کا ذکر ہے:

وَفِينَا رَسُولُ اللهِ يَتْلُو كِتَابَهُ

إِذَاانْشَقَّ مَعْرُوفٌ مِنْ الْفَجْرِ سَاطِعُ
أَرَانَا الْهُدَى بَعْدَ الْعَمَى فَقُلُوبُنَا
بِهِ مُوقِنَاتٌ أَنَّ مَا قَالَ وَاقِعُ
يَبِيتُ يُجَافِي جَنْبَهُ عَنْ فِرَاشِهِ
إِذَا اسْتَثْقَلَتْ بِالْمُشْرِكِينَ الْمَضَاجِعُ - 8

ہم میں اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں جو اللہ تعالیٰ کی کتاب پڑھتے ہیں جب صبح کی پو پھٹ کر روشن ہو جاتی ہے انہوں نے ہمیں گمراہی کے بعد ہدایت دکھائی سو ہماری دل ان پر ایمان لانے والے ہیں انہوں نے جو کہا وہ ہو گیا وہ رات اس حال پر گذارتے ہیں کہ ان کا پہلو بستر سے دور ہوتا ہے جبکہ نیند کی وجہ سے مشرکین پر بستر بھاری ہوتے ہیں۔

شاعر: عبداللہ بن رواحہ ([9]) رضی اللہ تعالیٰ عنہ

مندرجہ بالا اشعار میں مندرجہ صفات محبوب ﷺ کا ذکر ہے:

- تلاوت قرآن
- آپ امت کے ہادی ونگہبان ہیں۔

7۔ القرآن الحکیم

Al-qurān al-ḥakīm

8۔ البخاری، محمد بن اسماعیل، صحیح البخاری، کتاب التہجد، باب فضل من تعار من اللیل فصلی، رقم الحدیث:۱۱۵۵، کتاب الادب، باب ہجاد المشرکین، رقم الحدیث:۶۱۵۱

Muḥammad bin ismā‘īl bukhārī, ṣaḥīḥ al-bukhārī, kitāb al-tahajud, bāb faḍal min t‘ār min al-laīl faṣlī, raqam al-ḥadīth:1155

9۔ عبداللہ بن رواحۃ الانصاری الخزرجی بیعت عقبہ میں شامل تھے غزوہ احد اور غزوہ خندق میں شامل رہے، غزوہ موتہ میں شہید ہوئے وہ ایک امیر شخص تھے۔ (محمد بن عبداللہ الخطیب اکمال فی اسماء الرجال، مطبع مجتبائی پاکستان، ص ۲۰)

- آپ ﷺ جو حکم فرماتے ہیں وہ امر ہو جاتا ہے۔
- آپ ﷺ کی نماز تہجد([10])اور اس کی فضیلت کا ذکر ہے۔

اشعار کے بلاغی پہلو:

یہ اشعار مدح الرسول ﷺ پر دال ہیں اشعار میں محسنات لفظیہ و معنویہ کا امتزاج ہے۔ رعایت سجع کا خیال رکھا گیا ہے۔ ساطع اور واقع متفق فی الوزن ہیں اس کو متوازی کہتے ہیں۔ المضاجع وزن میں متفق نہیں ہے اس کو رعایت سجع میں مطرف کہتے ہیں۔ نیز اشعار میں تعظیم و تفخیم الشان پائی گئی ہے۔ اسی طرح "مراعات النظیر" پر مشتمل ہے کیونکہ مختلف اوصاف کو تناسب اور توفیق سے حضور ﷺ کی مدح میں بیان کیا گیا ہے۔

مدینہ تشریف آوری پر بنو نجار کی بچیوں کا استقبال:

نبی کریم ﷺ جب مدینہ منورہ میں تشریف لاتے تو بنو نجار کی بچیوں نے آپ کا استقبال کیا وہ دف بجا رہی تھیں اور یہ شعر پڑھ رہی تھیں:

نَحْنُ جَوَارٍ مِنْ بَنِي النَّجَّارِ
يَا حَبَّذَا مُحَمَّدٌ مِنْ جَارِ۔ [11]

ہم خاندان نجار کی لڑکیاں ہیں محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کیا اچھا ہمسایہ ہے۔

اس روایت کو ابن ماجہ نے ذکر کیا ہے وہ اس سے شادی کے موقع پر دف کا جواز لانا چاہتے ہیں۔ دف سے متعلق صحاح ستہ میں مختلف روایت موجود ہیں۔[12]۔ ان تمام روایات سے مقصود خوشی کا اظہار ہے۔

مندرجہ بالا شعر سے مندرجہ ذیل دعوتی نکات اخذ ہوتے ہیں:

---

[10] ۔ تہجد کا معنی ہے: "انتبہ بعد النوم" حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ رات کو قیام فرماتے اور ارشاد فرماتے تھے: "سبحان الله ماذا انزل الليلة من الفتنة من الخزائن من يوقظ صواحب الحجرات يارب كاسية فى الدنيا عارية فى الآخرة" نیز یہ دعا بھی فرماتے تھے: "لااله الا الله وحده لاشريك له له الملك وله الحمد وهو على كل شيئ قدير الحمد لله وسبحان الله ولااله الا الله والله اكبر ولاحول ولاقوة الا بالله" پھر پڑھتے: "اللهم اغفرلى" یا یہ دعا مانگتے: "استجيب له"۔ (صحیح البخاری، رقم الحدیث: ۴۵۳، ۲۵۳)

[11] ۔ ابن ماجہ، سنن ابن ماجہ، ابواب النکاح، باب الغناء والدف، مطبوع ایچ ایم سعید کمپنی کراچی، ص۱۳۸، رقم الحدیث: ۱۸۹۹۔ * مسجد قباء (مدینہ طیبہ) کی تعمیر کے بعد (تقریباً ۱۴ دن بعد) آپ شہر کی طرف روانہ ہوئے راہ میں بنو سالم کے محلہ میں نماز کا وقت ہو گیا جمعہ کی نماز یہیں ادا فرمائی۔ نبی کریم ﷺ کا یہ پہلا جمعہ تھا۔ لوگوں کو جب خبر ہوئی تو سب استقبال کے لئے جمع ہو گئے۔ آپ کے ننہیال رشتہ دار بنو نجار سج سج کر آتے۔ قباء سے مدینہ تک دور دور تک جانثاران کی صفیں تھیں۔ ہر بندہ کہتا کہ حضور ﷺ یہ گھر ہے یہ مال ہے یہ جان ہے آپ دعائے خیر فرماتے پردہ نشین خواتین چھتوں پر آگئیں اور گانے لگیں: طلع البدر علينا---- من ثنيات الوداع---- وجب الشكر علينا ----- مادعى لله داع ---- معصوم بچیاں دف بجا کر یہ گا رہی تھیں: نحن جوار من بنی النجار---- يا حبذا محمد من جار ۔ (شبلی نعمانی، سیرت النبی ﷺ، مکتبہ مدینہ لاہور، جلد اول، ص۱۶۶)
Ibn-e-mājah, sunan ibn-e-mājah, abwāb al-nikāḥ, bāb al-ghinā’ wa al-daf (Karāchī: H.M sa‘īd company), 138, raqam al-ḥadīth:1899

[12] ۔ صحیح البخاری، کتاب العیدین، باب اذا فاتہ یصلی رکعتین، رقم الحدیث: ۹۸۸، ۹۸۶، ۹۵۲، ۹۴۹۔ کتاب المناقب، باب قصۃ الحبش وقول النبی ﷺ یا بنی ارفدۃ، رقم الحدیث: ۳۹۳۱۔ کتاب مناقب الانصار، باب مقدم النبی واصحابہ المدینۃ، رقم الحدیث: ۳۹۳۱۔ باب ضرب الدف فی النکاح والولیمۃ، رقم الحدیث: ۵۱۴۷۔ سنن ابن ماجہ، باب الغناء والدف، جامع الترمزی، ابواب النکاح، باب ماجاء فی اعلان النکاح، سنن ابی داؤد، باب فی الغناء، سنن نسائی، باب ضرب الدف، یوم العید، باب اعلان النکاح وبالصوت وضرب الدف، باب الرخصۃ فی الاستمتاع الی الغناء وضرب الدف یوم العید، باب اللہو والغناء عند العرس۔
ṣaḥīḥ bukhārī, kitāb al-e‘īdain, bāb idha fātah yuṣalī raka‘tain, raqam al-ḥadīth: 949, 952, 986, 988

- مدینہ طیبہ میں رسول اللہ ﷺ کا پر جوش استقبال کیا گیا۔
- آپ کی آمد پر قصائد اور مدحیہ اشعار پڑھے گئے۔
- اس شعر سے رسول اقدس ﷺ کی عظمت معلوم ہوتی ہے۔
- بچیوں نے خوشی کا اظہار کیا کہ ہمارا تعلق بنو نجار سے ہے اور رسول اللہ ﷺ سے اچھا ہمسایہ کوئی تعلق نہیں ہو سکتا۔
- مذکورہ تعلق روایت سے دف کا ثبوت ملتا ہے۔

سنیت رسول ﷺ :

صحابہ کرام علیہم الرضوان رسول اللہ ﷺ سے نسبت و تعلق کو عظیم سمجھتے تھے ان کے لئے یہ بہت بڑا اعزاز تھا کہ انہیں رسول اقدس کی صحبت نصیب ہوئی۔ سنن ابن ماجہ کی روایت میں ہے کہ سالم اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ شاعر نے بلال بن عبد اللہ کی تعریف کی اور کہا:

بلال بن عبد الله خير بلال۔[13]

(ترجمہ) بلال بن عبد اللہ بہت اچھے بلال ہیں۔

اس بات پر عبد اللہ بن عمر نے فرمایا کہ تم نے جھوٹ کہا بلکہ ایسے کہنا چاہئے:

بلال رسول الله خير بلال۔[14]

(ترجمہ) رسول اللہ کا بلال زیادہ اچھا بلال ہے۔

شادی کے موقع پر مصرع:

صحیح بخاری میں حضرت ربیع بنت معوذ سے روایت ہے کہ شب زفاف کی صبح کو نبی ﷺ میرے پاس تشریف لائے اور میرے بستر پر بیٹھ گئے جس طرح تم میرے پاس بیٹھے ہو اور بچیاں دف بجا رہی تھیں۔ اپنے آباء واجداد کا مرثیہ پڑھ رہی تھیں۔ جو غزوہ بدر میں شہید ہوئے تھے حتیٰ کہ ایک لڑکی نے شعر پڑھا:

وفينا نبي يعلم ما في غد۔[15]

اور ہم میں ایسے نبی موجود ہیں جو جانتے ہیں کل کیا ہونے والا ہے۔

13۔ ابن ماجہ، سنن ابن ماجہ، فضائل بلال، ص ۱۴

Ibn-e-mājah, sunan ibn-e-mājah, faḍā'l bilāl,14

14۔ ایضاً

Ibn-e-mājah, sunan ibn-e-mājah, faḍā'l bilāl,14

15۔ بخاری، محمد بن اسماعیل، صحیح البخاری، رقم الحدیث:۴۰۰۱، باب ضرب الدف فی النکاح، رقم الحدیث:۵۱۴۷، سنن ابی داؤد، رقم الحدیث:۴۹۲۲، سنن ترمذی، رقم الحدیث:۸۹۷، سنن ابن ماجہ، رقم الحدیث:۱۸۹۷۔ * جامع ترمذی کی روایت میں لڑکی کے شعر کے جواب میں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: فقال لها اسكتي عن هذه وقولي التي كنت تقولين قبلها" وهذا حديث حسن صحيح۔ (جامع ترمذی، رقم الحدیث:۱۰۹۰)۔ اسی طرح سنن ابن ماجہ میں جواباً یہ الفاظ ذکر ہیں: "فقال اما هذا فلاتقولوه: مايعلم مافي غدا الا الله"۔ (سنن ابن ماجہ، رقم الحدیث:۱۸۹۷) نیز سنن ابی داؤد میں جواباً یہ الفاظ ذکر ہیں: "فقال دعي هذا وقولي الذي كنت تقولين"۔ (سنن ابی داؤد، جلد دوم، رقم الحدیث:۴۹۲۲)

Muḥammad bin ismā'īl bukhārī, ṣaḥīḥ al-bukhārī, bāb ḍarab al-daf fī al-nikāḥ: 4001

نبی کریم ﷺ نے فرمایا ایسے نہ کہو جو پہلے کہہ رہی تھی وہ کہو۔

دفاع رسول ﷺ :

صحابہ کرام علیہم الرضوان رسول اللہ ﷺ کے سپاہی تھے۔ اور آپ کی حرمت وعزت کا دفاع کرنا جانتے تھے۔ مشرکین کو جواب دینے کے لئے حضرت حسان بن ثابت نظمیہ انداز میں اشعار کہتے تھے۔ یہ صنف عربی شاعری میں ھجو کہلاتی ہے۔ حضرت حسان بن ثابت مشرکین کی ہجو کرتے تھے۔ جیسے صحیح مسلم کی روایت میں ۱۳ اشعار پر مشتمل مجموعہ موجود ہے۔ جس میں انہوں نے رسول اللہ ﷺ کا دفاع بھرپور کیا ہے۔ ان اشعار میں سے بعض اشعار میں رسول اللہ ﷺ کی توصیف بالواسطہ بیان کی گئی ہے:

هجوت محمدا فاجبت عنه

وعند الله فی ذاک الجزاء

هجوت محمدا برا حنيفا

رسول الله شميمته الوفاء۔

تونے محمد ﷺ کی ھجو کی تو میں نے حضور ﷺ کی طرف سے جواب دیا۔ اس کی اصل جزاء اللہ کے پاس ہے۔ تونے محمد ﷺ کی ہجو کی جو نیک اور ادیان باطلہ سے اعراض کرنے والے ہیں۔ وہ اللہ کے رسول ہیں اور ان کی خصلت وفاء کرنا ہے۔

حضرت حسان([16])مزید فرماتے ہیں:

وقال الله قد ارسلت عبدا

يقول الحق ليس بن خفاء۔[17]

اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں نے ایک بندہ کو بھیجا جو کہ حق فرماتا ہے اور اس میں کوئی پوشیدگی نہیں ہے۔

فمن يهجور رسول الله منكم

ويمدحه وينصره سواء۔ [18]

---

[16]۔ حسان بن ثابت شاعر رسول اللہ ﷺ تھے اول درجہ کے شاعر ہیں۔ زمانہ جاہلیت اور اسلام دونوں پائے۔ ۱۲۰ سال عمر تھی۔ ۴۰ھ میں وصال پایا۔ (شیخ عبد الحق محدث دہلوی، مدارج النبوت، مدینہ پبلشنگ کراچی، جلد ۲، ص ۱۰۰۱۳، ۱۰۰۸)۔ ابن قتیبہ (م ۲۷۳ھ) نے لکھا ہے آپ کی پیشانی پر لمبے بال تھے ۶۰ سال جاہلیت اور ۶۰ سال اسلام میں گذارے سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانہ میں وصال پایا۔ (ابن قتیبہ، الشعر الشعراء، مکتبہ علمیہ لاہور، ص ۱۴)

Ibn-e- qutaībah, al-shu‘rā’ al-shu‘rā’ (Lahōre: maktabah i‘lmīyah), 14

[17]۔ القشیری، مسلم بن حجاج، صحیح مسلم، فضائل الصحابۃ، رقم الحدیث: ۶۳۹۵

Muslim bin ḥajāj al-qushairī, ṣaḥīḥ muslim, faḍā’l al-ṣaḥabah, raqam al-ḥadīth:6395

[18]۔ Muslim bin ḥajāj al-qushairī, ṣaḥīḥ muslim, faḍā’l al-ṣaḥabah, raqam al-ḥadīth:6395

* اشعار سے متعلق امام نووی کی لغوی تحقیق: ''ھجوت محمدا برا حنیفا'' اکثر نسخوں میں حنیفاً کی جگہ تقیاً سے بدل ہے۔ ''برا'' باء کے فتح سے ''الواسع الخیر'' بر سے ماخوذ ہے بکسر الباء ''وھو الاتساع فی الاحسان'' وھو اسم جامع للخیر بعض کا قول ہے: ''البرھا بمعنی المنزہ عن المآثم ''حنیف بمعنی المستقیم'' المائل الی الخیر''۔ بعض کا قول ہے: ''الحنیف التابع ملۃ ابراہیم علیہ السلام''۔ ''سمیمتہ الوفاء''

جو شخص رسول اللہ ﷺ کی ھجو کرے اور تعریف کرے یا مدد کرے سب برابر ہے۔

دفاع رسول ﷺ کے عملی پہلو:

مندرجہ بالا اشعار حضرت حسان اور صحابہ کرام کی لازوال تربیت کا آئینہ ہیں جو کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمائی تھی۔ یہ اشعار وہی کہہ سکتا ہے۔ جو کہ رسول اقدس ﷺ کی صحبت سے مستفید ہوا ہو اور ان سے فیض یاب ہوا ہو۔ حدیث مذکورہ میں ہے، حضرت حسان کہتے ہیں:

"والذی اکرمک لاسلنک منہم کما تسل الشعرۃ عن الخمیر"۔[19]

قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ ﷺ کو کرامت عطا فرمائی ہے میں آپ کو ان سے ایسے نکالوں گا جیسے گندھے ہوئے آٹے سے بال۔

خلقہ، وقاء "ماوقیت بہ الشیئ" تثیر النقع" ترفع الغبار وتھیجہ" من کنفی کداء" کنفی نون کے فتحہ کے ساتھ "جانبی کداء" کاف کے فتح سے اور مد سے "ھی ثنیۃ علی باب مکۃ سبق بیانہا"۔(شرف الدین نووی، المنہاج شرح صحیح مسلم، مکتبۃ المطبعۃ المصریۃ الازہر، مصر، جلد۱۶، ۱۹۳۰ء، صفحہ نمبر ۵۴۔۵۰)

Muslim bin ḥajāj al-qushairī, ṣaḥīḥ muslim, faḍā'l al-ṣaḥabah, raqam al-ḥadīth:6395

[19]- Muslim bin ḥajāj al-qushairī, ṣaḥīḥ muslim, faḍā'l al-ṣaḥabah, raqam al-ḥadīth:6395